اسلام کی بقاء دینی مدارس سے ہے

2 جنوری 2012ء بروز جمعۃ المبارک، کراچی میں جمیعت علمائے اسلام کی جانب سے ''اسلام زندہ کانفرنس'' منعقد کی گئی۔اس موقع پر حضرت ناظم اعلیٰ وفاق نے جو خطاب کیا، وہ نذر قارئین ہے......(ادارہ)

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم، امابعد!

سب سے پہلے پاکستان کے ہزاروں مدارس کے اٹھارہ لاکھ طلبا وطالبات اوران کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم العالیہ، نائب صدر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم اور مجلس عاملہ وشوریٰ کی طرف سے اس عظیم الشان اسلام زندہ باد کانفرنس کے انعقاد پر بالخصوص جمیعۃ علمائے اسلام سندھ اور یہاں کے مقامی ذمہ داران کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آج کی یہ کانفرنس اسلامی انقلاب کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔آج کے اس اجتماع کا پیغام یہ ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور پاکستان اسلام کے نام پر قائم رہے گا، پاکستان کا مستقبل اسلام سے وابستہ ہے۔ ماضی میں سوویت یونین کے نام پر پاکستان کا قبلہ بدلنے کی کوشش کی گئی اور ماضی قریب میں بھی روشن خیالی کے نام پر پاکستان کا قبلہ بدلنے کی کوشش کی گئی اوراب حال ہی میں مغربی تہذیب وکلچر میں بسنے والے سونامی کے نام پر اس پاکستان کا قبلہ بدلنا چاہتے ہیں، ان حالات میں یہ کانفرنس اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اوراس کا پیغام یہ ہے کہ ہم نے ماضی بعید میں بھی پاکستان کا قبلہ بدلنے کی کوششوں کو اللہ کا فضل سے ناکام بنایا تھا، ماضی قریب میں بھی ناکام بنایا ہے اور آج کے دور میں جو پاکستان کے آئین، یہاں کی جمہوریت اور پاکستان کے مقصد قیام کے خلاف اس پاکستان کو مغربی تہذیب وکلچر کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے اور پاکستان کا رخ بدلنا چاہتا ہے، ہم ان پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ان شاءاللہ پاکستان کے قبلے کو

ہم کبھی بدلنے نہیں دیں گے۔

میرے دوستو! وقت مختصر ہے، میں اشاروں سے واضح کردینا چاہتا ہوں، ہماری جنگ کیا ہے؟ ہماری جنگ مفادات کی جنگ نہیں، ہماری جنگ اقتدار کی جنگ نہیں، ہماری جنگ کرسی کی جنگ نہیں، ہماری جنگ ملک کولوٹنے کی جنگ نہیں، ہماری جنگ اسلامی نظام کی جنگ ہے، ہماری جنگ نظریات کی جنگ ہے، ہماری جنگ قرآن وسنت کے تحفظ کی جنگ ہے، ہماری جنگ اسلامی تہذیب وتمدن اور اسلامی کلچر کے تحفظ کی جنگ ہے اور اس میدان جنگ میں دوقوتیں آپ کے سامنے ہیں، ایک قوت کو آج دنیا سپر پاور اور عالمی طاقت کہتی ہے۔لیکن یاد رکھو! ایک سپر طاقت کو آپ لوگوں کی برکت سے اللہ نے صفر طاقت بنایا اور دوسری سپر طاقت بھی آپ کی برکت سے ان شاء اللہ صفر طاقت بنے گی۔

میرے دوستو! اس عالمی طاقت نے کیا فلسفہ اپنایا، اس نے طاقت، ہتھیار، جہاز، ایٹم بم، ٹینکوں اور میزائل کو اپنی جنگ کو جیتنے کے لئے استعمال کیا۔ایک طرف دھمکی اور اسلحہ ہے اور دوسری طرف اسلام اور قرآن کی حقانیت ہے۔جمعیۃ علمائے اسلام نے، وفاق المدارس نے اور حضرت مولانا فضل الرحمان دامت برکاتہم اور ہمارے اکابر نے دلیل کی طاقت کا سہارا لیا، آج دنیا میں ایک طرف ہتھیار ہیں، بدسلوکی ہے، دھونس ہے، دھاندلی اور دھمکی ہے اور دوسری طرف اسلام کی حقانیت وصداقت ہے، قرآن کی حقانیت ہے، منطق واستدلال، برہان، حجت اور دلیل کی طاقت ہے، آپ دنیا کی تاریخ پڑھیں، فتح ہتھیار اور میزائل کی نہیں ہوئی، فتح ہمیشہ حق اور دلیل کی طاقت کی ہوئی ہے، آپ قرآن کو لیں، آپ کو ہر باغی فرعون دھمکی کی زبان میں بات کرتا ہوا نظر آئے گا، آپ فرعون کی بات کریں تو کہتا ہے ''لاصلبنکم فی جذوع النخل ''سولی پر لٹکا دوں گا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان طاقت کی زبان نہیں ہے، ان کی زبان دلیل کی زبان ہے، اللہ نے فرمایا: ''فقولا قولا لینا ''فرعون نے دھمکی دی ہے، نمرود نے دھمکی دی ہے، قرآن پڑھیں، آپ کو ہر باغی، مشرک، فرعون طاقت کے نشے میں بات کرتا ہوا نظر آتا ہے، دھمکی کی زبان میں بات کرتا ہوا نظر آتا ہے، مگر اللہ کا نبی اور پیغمبر پیار کی، محبت کی اور دلیل کی زبان میں بات کرتا ہوا نظر آتا ہے، لیکن آپ بتائیں کہ فتح فرعون کی ہوئی یا موسیٰ علیہ السلام کی؟ نمرود کی فتح ہوئی یا ابراہیم علیہ السلام کی؟ ابوجہل، ابولہب کی ہوئی یا آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟

آج بھی یہ مولوی اپنے سر پر پگڑی، ٹوپی رکھ کر مدرسے کا طالب علم اور استاد اور دین دار مسلمان پورے قد کے ساتھ الحمدللہ کھڑا ہے، آج بھی فتح دلیل کی ہوگی، ہمارا اور ان کا یہ فرق یاد رکھیں کہ وہ دھمکی کی زبان میں بات کرتے ہیں، ہم دلیل کی زبان میں بات کرتے ہیں، ہم نے دلیل سے اپنا موقف منوایا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی منوائیں گے۔اسلام تو زندہ تھا، ہے اور ان شاء اللہ زندہ رہے گا، لیکن جن قوتوں نے طاقت کے نشے میں میزائل مارے، آج وہ بھی مذاکرات

کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں، آج وہ بھی ڈائیلاگ پر آ گئے ہیں۔

دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت، جمہوریت کی بات ہوتی ہے، حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب دامت برکاتہم نے پچھلے دنوں یہ کہا کہ امریکا اور مغرب کو نواز شریف کی جمہوریت، زرداری کی جمہوریت اور دیگر سیاسی لوگوں کی جمہوریت تو پسند ہے، لیکن (مولانا) فضل الرحمان اور جمعیۃ علمائے اسلام کی جمہوریت پسند نہیں ہے، میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ پاکستان کے شہری ہیں یا نہیں ہیں؟ آپ کا وہی حق ہے نا جو دوسروں کا حق ہے اور آپ بتائیں، آپ بھی تو جمہور ہیں، ہاتھ اٹھا کر بتایئے، تو آپ کی جمہور کا فیصلہ کیا ہے؟ آپ کو اسلام چاہیئے یا روشن خیالی چاہیئے؟ بلند آواز سے کہیئے کیا چاہیئے آپ کو......؟ (مجمع بیک آواز ہو کر اسلام، اسلام، اسلام کی صدا بلند کرتا ہے)، میں آپ کے میڈیا سے بھی کہتا ہوں کے دنیا کو یہ جمہوریت بھی دکھاؤ، یہ بھی جمہوریت ہے، یہ پاکستان کے وہ لوگ ہیں جو اسلام چاہتے ہیں، جو قرآن چاہتے ہیں، جو دین چاہتے ہیں، جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام چاہتے ہیں۔

یہاں میرے دوست مفتی کفایت اللہ نے اسلام کے لئے ہتھیار اٹھانے کی بات کی، ہم کسی کو اسلام کے نظام کے نفاذ کے لئے ہتھیار اٹھانے کا حق نہیں دیں گے، کیوں نہیں ہے؟ اس لئے کہ ہمارا آئین اسلامی ہے، پاکستان کا آئین اسلامی ہے، 1973ء کا آئین اسلامی ہے، قرارداد مقاصد آئین کا حصہ ہے، سن لیجئے! ہم اس لئے اسلام کے نفاذ کے لئے ہتھیار اٹھانے کے حق میں نہیں ہیں، لیکن ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ ہم جب اسلام کے لئے ہتھیار کے حق میں نہیں تو پھر امن کے نام پر ہتھیار اٹھانے کو بھی نہیں مانتے، ہم اس کے حق میں بھی نہیں کہ کوئی یہ کہے کہ امن قائم کرنے کے لئے ہتھیار اٹھائے جائیں، کوئی قیام امن کے اپنے نام نہاد دعوؤں کے لئے ہتھیار اٹھاتا ہے تو ہم اس کے بھی خلاف ہیں۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ فرمایا کرتے تھے کہ ''مسلمانوں کی بقاء اسلام سے ہے اور اسلام کی بقاء دینی مدارس سے ہے، یہ کانفرنس، کانفرنس نہیں ہے، میں نے مولانا کی موجودگی میں راولپنڈی میں کہا تھا کہ اب ایک تحریک کا آغاز ہے۔'' یہ جدوجہد کا آغاز ہے اور وہ آغاز یہ ہے کہ اس ملک میں اسلامی انقلاب آئے گا۔ لہٰذا آپ جب واپس جائیں، اپنے شہروں میں جا کر اسلام زندہ باد کانفرنسیں منعقد کریں، آپ اپنے اپنے ضلعوں میں، تحصیلوں میں، گاؤں میں، دیہاتوں محلوں میں دروازے کھٹکا کھٹکا کر کہیں، اسلام زندہ باد، اسلام زندہ باد، کیونکہ اگر اسلام زندہ باد ہے تو ہم زندہ باد ہیں اور پاکستان زندہ باد ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين